دعوت کا قرآنی اسلوب

اور

اللہ تعالیٰ کی نصرت

(قرآن کی روشنی میں)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام	:	دعوت کا قرآنی اسلوب اور اللہ تعالیٰ کی نصرت (قرآن کی روشنی میں)
مصنف	:	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۱۰۰۰
سال	:	۲۰۱۸
قیمت	:	۴۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.
Website: www.islamicjpamn.com
E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com
Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)
۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور

فہرست

مضامین	شمار نمبر
مقدمہ	۵
دعوت کا مقصد قرآن کی روشنی میں	۱۱
داعی کا انتخاب ہوتا ہے	۱۱
داعی کا مقصد	۱۲
سب سے اچھا عمل	۱۲
دعوت کا قرآنی اسلوب	۱۸
انبیاء کی دعوت کا موضوع	۱۸
انسان ہدایت نہیں دیتا	۱۹
داعی کی صفات قرآنی پس منظر میں	۲۵
دعوت پر عوام کا ردِ عمل	۳۱
داعی کی قیامت تک نصرت کا وعدہ	۳۶
اللہ تعالیٰ کی مدد کو حاصل کرنے کے اسباب	۴۲
ایک ہزار فرشتوں سے مدد	۴۳
دشمن کے دلوں میں رعب کا پیدا کرنا	۴۳
مومن کے لئے سربلندی	۴۴
اللہ کا وعدہ	۴۴
اللہ عالم الغیب ہے	۴۵
گمان کے خلاف مدد	۴۵
سزا اللہ کی طرف سے ہوتی ہے	۴۶
آندھی کے ذریعہ ایمان والوں کی مدد	۴۶

اللہ کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا	۴۷
غصہ دلانا اللہ کے حکم سے ہوتا ہے	۴۸
کامیابی اللہ دلاتا ہے	۴۸
مدد دینے والا اللہ ہے	۴۸
حنین کے دن اللہ کی مدد	۴۹
اللہ نے سکون کے ذریعہ مدد کی	۴۹
اللہ پر بھروسہ ہو	۴۹
جہاد کا حکم	۵۰
اللہ اپنے راستے میں قربانی دینے والے کی مدد کرتا ہے	۵۰
اسلام میں زبردستی نہیں	۵۲
ہدایت کا کام افضل ہے	۵۶

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

نبی رحمت ﷺ کو جب بھیجا گیا تو کہا گیا **وما ارسلناك الا كافه للناس** (انبیاء: ۲۸) ’’کہ ہم نے آپ ﷺ کو سارے ہی لوگوں کے لئے بھیجا ہے‘‘ اسی طرح آپ ﷺ کو یہ بھی کہا گیا **وما ارسلنك الا رحمة للعالمين**۔ (الانبیاء:۱۰۷) ’’یعنی آپ ﷺ دنیا جہاں کے لئے رحمت ہیں‘‘۔

اسی طرح قرآن مجید کو کہا گیا **ذکریٰ للعلمین** (انعام:۹) ’’کہ پورے عالم کے لئے یہ قرآن نصیحت ہے‘‘ یہ نہیں کہا گیا کہ **ذکریٰ للمسلمین** کہ قرآن مسلمانوں کے لئے نصیحت ہے۔

اسی طرح کعبۃ اللہ کے بارے میں کہا گیا کہ **ھُدیٰ للعٰلمین** (آل عمران:۹۶) کہ ’’یہ عالم کے لئے ہدایت ہے‘‘۔

یہ سب سے بڑی خیانت ہوگی کہ اگر ہم اس دین اسلام کو صرف اپنے لئے خاص کرلیں اور دوسری قوموں کے بارے میں یہ خیال کریں کہ یہ ان کا دین نہیں ہے، اگر بادشاہ کوئی نعمت کسی کو ساری رعایا کے لئے دے اور کوئی شخص اس دی ہوئی نعمت کو رعایا کے بعض افراد کو یا اپنے ہی لوگوں کو دے تو کیا یہ خیانت نہیں ہوگی؟ اور اس شخص سے کیا بادشاہ مؤاخذہ نہیں کرے گا؟ بالکل اسی طرح جس دین کو اللہ تعالیٰ نے سب کے لئے بھیجا ہے اس کو صرف اپنے پاس رکھ لینا یقیناً خیانت اور ناانصافی کی بات ہوگی، اگر ہم اس دین کو پھیلانے کی کوئی تدبیر نہیں کرتے تو ہم ظالم بھی ہیں اور حق تلفی کرنے کے جرم کا شکار بھی۔

اگر کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہوں اور ان کو یقین ہو کہ یہ پہاڑ کے نیچے

وادی والے چند ہی دنوں میں ہلاک ہوسکتے ہیں تو کیا ان عقل رکھنے والوں کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ ان وادی میں پھنسے ہوئے لوگوں کو پہاڑی کی طرف لانے کی کوشش کریں، ایک سلیم الفطرت انسان اس وقت کیا کہے گا جبکہ پہاڑ والے مطمئن، ہشاش بشاش، بےفکر اور اپنی کامیابی پر مسرور ہوں اور ان کو اس وادی پر بسنے والوں کی فکر ہی نہ ہو؟ یہی کہے گا کہ ان میں تو خیرخواہی کا جذبہ نہیں ہے۔

اس شخص کو انسان کیسے کہا جاسکتا ہے جس کے دل میں اس انسان کے بارے میں اتنی بھی ہمدردی پیدا نہیں ہوئی کہ ایک انسان ابھی گڑھے میں گرنے والا ہے جب کہ وہ دیکھ رہا ہے، اس کی ہلاکت کا سامان بالکل سامنے ہے، انسان سے اگر خیرخواہی ہی نکال دی جائے تو پھر وہ انسان ہی کہاں رہا؟ اس لئے کہ انسانیت کا خلاصہ ہی خیرخواہی ہے، انسانیت کا اصلی معیار ہی یہ ہے کہ وہ خیرخواہ اور نفع بخش ہو، آج اگر دنیا کے سب سے بڑے خیرخواہ اور نفع بخش انسان کو تاریخ کے اوراق میں دیکھنا چاہتا ہے تو وہ شخصیت وہی ہے جس نے آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے عرب کی مرکزی بستی مکہ مکرمہ میں موجود صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہوکر بظاہر وہاں کی آبادی کو اور حقیقت میں پوری انسانیت کو پکارا تھا اور قریش کے قبیلوں سے یہ سوال کیا تھا کہ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ دشمن کا لشکر تم پر چڑھا چلا آرہا ہے اور قریب ہے کہ تم پر حملہ کردے تو کیا تم سب میری تصدیق کروگے؟ یہ سن کر سب کے سب ایک زبان ہوکر بول اٹھے کہ بیشک ہم آپ کی خبر کو حق سمجھیں گے، آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا کہ کلمہ پڑھ لو کامیاب ہوجاؤ گے یعنی رسول رحمت ﷺ کی اسی خیرخواہی کے نتیجہ میں کروڑوں انسان کفر وشرک کی وادی سے نکل کر ایمان واسلام کی سربلندی پر پہنچ چکے ہیں۔

انسانوں کے ساتھ ہوسکتا ہے ہم نے وقتی ہمدردی کی ہو کہ ہم نے راستہ چلتے ہوئے ایک اندھے راہ گیر کو راستہ تو پار کرادیا ہو ہم نے وقتی طور پر راستے اور منزل کی تلاش

کرنے والے کو راستہ بتا دیا ہو لیکن انسانوں کی اکثریت ایسی ہے جو راستہ بھٹکی ہوئی ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ یہ بھٹک کر جہنم کے راستے پر چل پڑی ہے لیکن ہم نے اس بھٹکی ہوئی اکثریت کو سیدھی راہ دکھانے کی کوئی کوشش نہیں کی ہم نے کبھی ان حیران وسرگرداں لوگوں سے پوچھا تک نہیں کہ تمہیں کس راستہ کی تلاش ہے؟ حالانکہ اللہ نے ہمیں اتنی سمجھ تو دے رکھی ہے کہ ہم یہ پہنچان سکتے ہیں کہ ان متلاشی انسانوں کی منزل اسی مذہب اسلام میں ہے جہاں پہنچ کر ان کو قلبی سکون اور دماغی راحت نصیب ہوسکتی ہے۔

انبیاءکرام جس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجے جاتے تھے وہ قوم ان کی دعوت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوتی تھی بلکہ وہ قوم ان کی دعوت کا انکار کرتی تھی لیکن وہ اس قوم کو اپنی ہی طرف منسوب کرتے تھے اور کہتے تھے **یٰقومی یٰقومی** ''کہ اے میری قوم! اے میری قوم!'' حضرت شعیبؑ نے پکارا یقوم اعبدوا اللہ اے میری قوم کے لوگوں اللہ کی عبادت کرو (ھود:۸۴)

بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰؑ کہتے ہیں **یقوم اذکروا نعمۃ اللہ**

''اے میری قوم کے لوگوں اللہ تعالیٰ کے انعامات کو یاد کرو''

(المائدہ:۲۰)

اسی طرح تمام نبیوں کا طریقہ رہا کہ وہ نافرمان اور مذہب سے بیزار قوم کو بھی میری قوم کہہ رہے تھے، اور آخری پیغمبر دعوت دین میں لگے ہوئے ہیں، اہل طائف آپ کے پیچھے اوباشوں کو لگا رہے ہیں، آپ پر پتھراؤ ہو رہا ہے، ایک وسیع القلب پیغمبر کا دل یوں کہہ رہا ہے **اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون** اے اللہ! ''میری قوم کو ہدایت دیجئے وہ قوم نادان ہے''۔

انبیاءؑ نافرمان قوم کو بھی اپنا ہی سمجھتے رہے اس لئے کہ وہ ساری انسانیت کو اللہ کا عیال (کنبہ) تصور کرتے تھے اور خود اس حقیقت کو پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ

(البیھقی فی شعب الایمان حدیث:۷۴۸، فضل فی نصیحۃ الولاۃ)

”تمام انسان اللہ کی عیال (کنبہ) ہیں، اللہ کے نزدیک سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اس کی عیال (کنبہ) کے ساتھ اچھا سلوک کرے“

اس حدیث میں ساری انسانیت کو اللہ کا کنبہ قرار دیا گیا ہے کہ ساری انسانیت کا احترام کیا جائے،۔ یہ نہیں کہا گیا کہ تمام مسلمان اللہ کا کنبہ ہیں بلکہ تمام مخلوق کو اللہ کا کنبہ قرار دیا گیا ہے۔

مگر ہماری یہ نادانی ہے کہ ہم نے یہاں تحریف سے کام لیا اور اپنی تنگ نظری و تنگ ظرفی کا ثبوت پیش کیا کہ صرف مسلمانوں کو اللہ کا کنبہ قرار دیا اور ساری مخلوق کو اپنے سے جدا کر دیا، اللہ کے کنبہ کے دائرہ میں صرف مسلمانوں کو لے کر باقی پوری انسانیت کو بلکہ پوری مخلوق اس کو دائرہ سے نکال دینے کی عملاً کوشش کیوں کی گئی؟ یہ ہماری اپنی نادانی، جہالت اور غفلت ہے، ہمیں اس رویے سے باز آنا چاہئے اور نبیوں کے مزاج کے مطابق عملاً یہ ثبوت دینا ہے کہ ہم بھی انسان ہیں اور تم بھی انسان ہو، انسان ہونے میں تم اور ہم سب برابر ہیں، اگر تم بھی اس مقدس اور پاک کلمہ کا اقرار کرلو تو تم ہمارے بھائی ہو۔

آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں سب سے زیادہ توجہ دعوت الی اللہ کی طرف دی آپ ﷺ نے اسی دعوت کو اپنا مشن بنایا، دعوت دین کے لئے سفر مناسب تھا تو سفر فرمایا، حضر مناسب تھا تو حضر کو اختیار فرمایا، دعوت کے لئے ہجرت مناسب تھی تو ہجرت فرمائی دعوت کے لئے جہاد ضروری تھا تو جہاد کی تیاری فرمائی، دعوت کے لئے مختلف خاندانوں کی بے سہارا عورتوں سے نکاح کی ضرورت پڑی تو نکاح فرمایا اور متعدد نکاح مختلف خاندانوں سے تعلقات کا ذریعہ بن گئے اور یہی تعلقات دعوت اسلام کے لئے زرخیز زمین ثابت ہوئے۔

آپ ﷺ نے حکومت وسلطنت کو نشانہ نہیں بنایا بلکہ لوگوں کے قلوب کو نشانہ بنایا، لوگوں کے قلوب جب آپ ﷺ پر فدا ہو گئے تو حکومت وسلطنت خود بخود آپ کے ہاتھوں میں آ گئی۔

دنیا میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جن کا کسی بھی قسم کی رشتہ داری سے کوئی تعلق نہ ہو ، ہندو ، مسلم ، سکھ اور عیسائی سب کے سب کسی نہ کسی حد میں مختلف قسم کے رشتوں کا لحاظ رکھتے ہیں ۔

باپ بیٹے کے درمیان رشتہ ہے تو دونوں اس رشتہ کا لحاظ رکھ کر زندگی گزار رہے ہیں ، چچا کو بھتیجے کا اور ماموں کو بھانجے کا لحاظ ہے، نانا کو نواسے کا اور دادا کو پوتے کا لحاظ ہے، شاگرد کو استاد کا اور مرید کو پیر کا لحاظ ہے، سارے ہی رشتے عموماً ہماری معاشرتی زندگی میں ملحوظ رکھے جاتے ہیں ۔مگر افسوس کہ ایک عظیم روحانی رشتہ کو ہم فراموش کر بیٹھے ہیں، ایک ایسا رشتہ جس رشتہ کے بارے میں ضرور پوچھ ہوگی، ایک ایسا رشتہ جس کا لحاظ رکھنا ہر اس فرد پر ضروری ہے جس نے توحید و رسالت کا اقرار کیا ہو اور اپنے آپ کو امتِ محمدیہ کا ایک فرد ہونے کا دعویٰ کر لیا ہو، وہ رشتہ داعی اور مدعو کا رشتہ ہے۔ جو ایک مسلمان اور دنیا کے دوسرے انسانوں کے درمیان قائم ہے جس طرح آپ ﷺ کی حیثیت داعی کی ہے کہ آپ ﷺ کو داعی الی اللہ بنا کر بھیجا گیا اور دنیا کے سارے انسان آپ ﷺ کی نگاہ میں مدعو ہیں اسی طرح آپ ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ ﷺ کی امت کا ہر فرد آپ کی اتباع میں دنیا کے سارے انسانوں کے حق میں داعی کی حیثیت رکھتا ہے ۔اس طرح ہر مسلمان داعی ہے اور دنیا کے سارے انسان مدعو ہیں اس رشتہ کو آج مسلمانوں کے نوے فیصد طبقے نے بھلا دیا ہے۔

جب سے مسلمانوں نے اپنی اس حیثیت کو بھلا دیا ہے دنیا کی قومیں ان مسلمانوں کے حق میں داعی بن کر سامنے آ رہی ہیں اور بالخصوص مسلمانوں کی نوخیز نسل کے

سامنے داعی بن کر ابھر رہی ہیں اور ہمارے مسلمان جب داعی نہ بن پائے تو مدعو ہی بن گئے، آج عیسائی مشنری مسلمانوں کی نوخیز نسل میں سے کتنے نوجوانوں کے ذہنوں کو عیسائی بنا چکی ہے اور ہمارے کتنے مسلمان ذہنی طور پر عیسائیوں کے مدعو بن چکے ہیں، ہم نے ہر رشتہ کا لحاظ رکھا لیکن داعی اور مدعو کے اس رشتہ کا لحاظ نہیں رکھا ، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کے ان افراد سے پوچھیں گے جنہوں نے دعوت کے میدان سے لاپرواہی برتی اور اس رشتہ کا حق ادا نہ کیا۔

اس طرح انسانوں کے ساتھ اصل ہمدردی یہ ہے کہ وہ جہنم سے نجات پا جائیں اس لئے دعوت کا کام ضروری ہے

اسی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب میں قرآنی آیات کے ذریعہ دعوت کی اہمیت اور حکمتوں کو بہت مختصر انداز میں پیش کرنے کے بعد داعی کی صفات اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ذکر ہے جس سے داعی حضرات کو حوصلہ بھی ملے گا اور حکمتیں بھی اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اب آخر میں ہم جناب جان مکتوم صاحب کے شکر گذار ہیں جنہوں نے ہمت افزائی فرمائی اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اجر عظیم عطا فرمائے اور اس کوشش کو انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۲۱/۷/۲۰۱۷

دعوت کا مقصد قرآن کی روشنی میں

دنیا کا ایک فطری وصول ہے کہ جو کسی شئی کا صانع یا معمار ہوتا وہ نہیں چاہتا کہ اس کی بنائی ہوئی چیز ضائع ہو یا خراب ہو اللہ تو کائنات کا خالق ہے اور اس کی مخلوقات میں انسان سب سے افضل ہے اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ انسان کو کوئی نقصان پہنچے اور نہ وہ یہ چاہتا ہے کہ کوئی بھی انسان جہنم میں جائے اسی لئے انسانوں کی رہنمائی اور نقصان سے بچانے کے لئے انبیاء کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جنہوں نے ہمدردی کے ساتھ انسانوں کو نجات دلانے کے لئے ہر ممکن کوششیں کیں۔

جس طرح کسی ماں کا بیٹا گھر سے بھاگ گیا ہو اور وہ غلط کاموں میں مصروف ہو اور کوئی شخص اس بچے کو اس کی ماں سے ملوانے کا کام کرے اور ماں کی مرضی کے مطابق اس کی اولاد کو چلنے کی ترغیب دے، تو کون ماں ہوگی جو اس محسن کا احسان فراموش کردے گی اللہ تو تمام ماؤں سے زیادہ شفیق ہے اگر ہم اس کی اعلیٰ تخلیق (انسان) کو اس کے حکم پر چلوانے کی کوشش کریں گے تو وہ ضرور ہم سے راضی ہوگا۔

اس لئے دعوت کا مقصد (۱) اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوتی ہے یعنی احکام الٰہی کی پابندی (۲) تمام انسانوں کو جہنم سے بچانے کی فکر کرنا امت مسلم کے ہر فرد کا مقصد ہونا چاہئے جس کے لئے اللہ کی طرف سے انتخاب ہوتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے:

داعی کا انتخاب ہوتا ہے:

● اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۷۵ (سورہ الحج:۷۵)

''اللہ منتخب فرمالیتا ہے فرشتوں میں سے اپنے پیغام پہنچانے والے اور انسانوں میں سے بھی، بیشک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔''

داعی کا مقصد

● آگ سے بچ جانا سب سے بڑی کامیابی:

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۱۸۵

''ہر نفس چکھنے والا ہے موت کو اور بلاشبہ تم پورے دیے جاؤ گے اپنے اجر قیامت کے دن، پھر جو دور کر دیا گیا آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں، تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا اور نہیں ہے دنیاوی زندگی مگر سامان دھوکے کا''۔ (سورہ آل عمران:۱۸۵)

سب سے اچھا عمل

● اللہ تعالیٰ نے فرمایا سب سے اچھی بات لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ہے جس سے عداوتیں دور ہونگی۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۳ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝۳۴

ترجمہ: اور اس سے اچھی بات کس کی ہوگی، جو دعوت دے اللہ کی

طرف اور کرے نیک عمل اور کہے کہ میں یقیناً فرماں برداروں میں سے ہوں ۔ اور نہیں برابر ہوسکتی نیکی اور نہ برائی ، دفع کیجئے (برائی کو) ایسے طریقہ سے جو بہتر ہو، پھر تم دیکھو گے کہ وہی شخص جس کے درمیان تمہاری عداوت تھی ، گویا کہ وہ جگری دوست ہو گیا ہے''۔(سورہ حم السجدہ آیت ۳۳، ۳۴)

● ہر امت میں داعی بھیجا گیا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۶

''اور یقیناً بھیجا ہم نے ہر امت میں ایک رسول (یہ حکم دے کر) کہ عبادت کرو اللہ کی اور اجتناب کرو طاغوت سے، پس ان میں سے کچھ ایسے تھے جن کو ہدایت دی اللہ نے اور انہیں میں سے کچھ ایسے تھے جن پر مسلط ہوگئی گمراہی، سو چلو پھرو زمین میں پھر دیکھو ! کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا''۔(سورہ نحل:۳۶)

● اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں داعی بھیجے:

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷

''اور کہتے ہیں ! وہ لوگ جنہوں نے (حق سے) انکار کیا، کیوں نہیں نازل کی گئی اس (رسول) پر کوئی نشانی اس کے رب کی طرف سے، اے پیغمبر آپ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور

ہر قوم کے لئے ایک رہنما ہوا ہے''۔(سورہ رعد:۷)

● اللہ تعالیٰ نے ہر امت میں ڈرانے والے داعی بھیجے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝۲۴

''یقیناً ہم نے بھیجا ہے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور نہیں ہے کوئی امت، مگر ضرور آیا ہے اس میں ایک ڈرانے والا۔''(سورہ فاطر:۲۴)

● رسولوں کو انہیں کی زبان میں بھیجا گیا:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴

''اور نہیں ہم نے بھیجا کوئی رسول مگر اس کی قوم کی زبان میں، تاکہ وہ (کھول کر) بیان کرے ان کے لئے، پھر گمراہ کرتا ہے اللہ جسے چاہے اور وہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے اور وہ زبردست، بڑی حکمت والا ہے''۔(سورہ ابراہیم:۴)

● زبانیں سب اللہ کی بنائی ہوئی ہیں:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝۲۲

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اختلاف تمہاری زبانوں کا اور تمہارے رنگوں کا، بلاشبہ اس میں نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے''۔(سورہ روم:۲۲)

● ہر امت سے شہادت لی جائے گی:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾

"پھر کیا حال ہوگا (ان کا) جب ہم لائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ اور ہم لائیں گے آپ کو (اے رسول ﷺ) اُن پر گواہ۔" (سورہ نساء:۴۱)

● پوری امت ذمہ دار ہے تمام انسانوں کی:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

"تم ہو (اے مسلمانوں) بہترین اُمت، جو نکالی (پیدا کی) گئی ہے، انسانوں (کی رہنمائی) کے لئے، تم حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور تم روکتے ہو بُرے کاموں سے اور تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب بھی، تو البتہ ہوتا بہت بہتر اُن کے حق میں، اُن میں سے بعض ایمان لانے والے ہیں اور اکثر اُن میں سے فاسق ہیں"۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۱۰)

● کچھ لوگ صرف دعوت کے کام کو ہی انجام دیں:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

"اور چاہئے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت، جو بلائے خیر کی طرف

اور حکم دے اچھے کاموں کا اور روکے برے کاموں سے اور یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔" (سورہ آل عمران آیت ۱۰۴)

● جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کی ذمہ داری دی ہے ان سے اس ذمہ داری کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا اور ان سے بھی جن کی طرف پیغام بھیجنے کو کہا تھا ان سے بھی سوال کیا جائے گا:

فَلَنَسْــَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْــَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۶﴾ (سورہ الاعراف:۶)

"پھر ہم ضرور پوچھیں گے اُن لوگوں سے کہ جو بھیجے گئے اُن کی طرف (رسول) اور ہم ضرور پوچھیں گے، بھیجے گئے (رسولوں) سے"۔

● داعی کے ذمہ اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے جس پر اللہ کی حفاظت کا وعدہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

"اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر، آپ کے رب کی طرف سے اور اگر نہ کیا آپ نے ایسا، تو نہیں آپ نے پہنچایا اس کا پیغام اور اللہ آپ کی حفاظت کرے گا لوگوں سے، بیشک اللہ نہیں ہدایت دیتا کافروں کو"۔ (المائدہ:۶۷)

● داعی کے ذمہ پیغام پہنچا دینا ہے ہدایت دینا نہیں ہے:

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

شَیۡءٍ ؕ کَذٰلِکَ فَعَلَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۚ فَہَلۡ عَلَی الرُّسُلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۳۵﴾

''اور کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا! کہ اگر چاہتا اللہ تو نہ ہم عبادت کرتے اس کے سوا کسی چیز کی ہم اور نہ ہمارے باپ دادا۔ اور نہ حرام ٹھہراتے بغیر اس (کے حکم) کے کسی چیز کو، ایسا ہی کیا تھا ان لوگوں نے جو اُن سے پہلے تھے، سو نہیں ہے رسولوں پر (کچھ ذمہ داری) سوائے کھول کھول کر پیغام پہنچا دینے کے''۔ (سورہ نحل:۳۵)

● **رسول اللہ ﷺ کے ذمہ واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے:**

قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡہِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیۡکُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَ اِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَہۡتَدُوۡا ؕ وَ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۵۴﴾

''کہہ دیجئے! کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، چنانچہ اگر تم روگردانی کرو گے، تو جان لو کہ رسول پر تو ذمہ داری ہے، صرف اس کی، جو اس پر بوجھ (تبلیغ کا) رکھا گیا ہے اور تمہارے ذمہ ہے اس کا جو بوجھ (عمل کا) تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے، تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور نہیں ہے رسول کے ذمے مگر (حکم) پہنچا دینا کھلم کھلا''۔ (سورہ نور:۵۴)

❁❁❁

دعوت کا قرآنی اسلوب

رسول کریم ﷺ جس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ اللہ کی وحی ہوتی ہے اپنی بات نہیں کرتے اس لئے داعی بھی اللہ کی بات کہتا ہے یعنی قرآن و حدیث کی دعوت دی جائے گی۔

● وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ﴿۳﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ﴿۴﴾

(سورہ نجم:۳،۴)

ترجمہ: اور نہیں وہ بولتا (اپنی) خواہش (نفس) سے۔ نہیں ہے وہ (کلام) مگر ایک وحی، کہ بھیجی جاتی ہے (اس کی طرف)۔

انبیاء کی دعوت کا موضوع

● **رسول اللہ ﷺ سے پہلے کے رسولوں نے بھی کلمہ کی دعوت دی:**

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۲۵﴾

''اور نہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول، مگر ہم وحی کرتے تھے اس کی طرف، (یہ بات) کہ بلاشبہ نہیں کوئی معبود مگر میں ہی، سو تم میری ہی عبادت کرو''۔ (انبیاء:۲۵)

● **سبھی نبیوں کی دعوت ایک تھی اسی لئے سبھی ایک امت تھے۔**

اِنَّ ہٰذِہٖۤ اُمَّتُکُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ۫ۖ وَّ اَنَا رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾

''بلاشبہ یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں، سو تم میری ہی عبادت کرو''۔ (انبیاء:۹۲)

● **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت نئی نہیں ہے بلکہ وہی بنیاد ہے جو حضرت ابراہیمؑ اوران سے پہلے کے نبیوں کی تھی لیکن اللہ انتخاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے:**

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾

''اُسی نے مقرر کیا ہے تمہارے لئے دین کا وہ طریقہ جس کی ہدایت کی تھی اس نے نوحؑ کو اور یہی وہ دین ہے جسے وحی کیا ہے ہم نے آپ کی طرف اور وہ جس کی وصیت کی ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو، وہ یہ کہ قائم کرو دین کو اور نہ پھوٹ ڈالو اس میں، بہت گراں ہے مشرکوں پر وہ بات کہ، آپ بلاتے ہیں ان کو جس کی طرف، اللہ چُن لیتا ہے اپنے لئے، جسے وہ چاہتا ہے اور راستہ دکھاتا ہے اپنی طرف آنے کا اس کو جو رجوع کرتا ہے''۔(سورہ شوریٰ:۱۳)

انسان ہدایت نہیں دے سکتا

ہدایت اصلاً اللہ دیتے ہیں اس لئے اپنی کوشش سے بہت خوش نہیں ہونا چاہئے اور نہ مایوس ہونا چاہئے:

● **ہدایت کوئی کسی کو نہیں دے سکتا ہے لیکن حکم کا پورا کرنا ضروری ہے:**

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ (سورہ القصص:۵۶)

ترجمہ:'' بلاشبہ آپ نہیں ہدایت دے سکتے جس کو آپ چاہیں اور لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے

جس کو وہ چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو''۔

● **حکمت سے دعوت دینے کا حکم جس میں اللہ کی طرف بلانا مقصد ہو:**

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٢٥﴾

(سورہ نحل:۱۲۵)

ترجمہ:''(اے رسولؐ) دعوت دیجئے اپنے رب کے راستے کی طرف، حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور مباحثہ کیجئے اُن سے اس طریقہ کے ساتھ کہ وہ بہت بہتر ہو، بیشک آپ کا رب ہی خوب جانتا ہے اس شخص کو جو گمراہ ہوا اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو''۔

● **داعی کو اپنی دعوت پر پورا اعتماد ہونا چاہئے:**

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾

(سورہ یوسف:۱۰۸)

ترجمہ:'' کہہ دیجئے! یہی ہے میرا راستہ، کہ میں بلاتا ہوں تمہیں اللہ کی طرف، سمجھ بوجھ کر (بصیرت کے ساتھ) میں اور وہ لوگ بھی جنہوں نے میری پیروی کی اور پاک ہے اللہ (شریکوں سے) اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے''۔

● **جس چیز کی دعوت دے رہا ہے اس پر خود بھی عمل کرتا ہو تو اثر زیادہ ہوگا:**

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾

(سورہ انعام:۱۶۳)

ترجمہ: ''نہیں کوئی شریک اس کا اور اسی کا، میں حکم دیا گیا ہوں اور میں ہوں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار)''۔

● فرعون جیسے ظالم کو بھی دعوت دی جائے گی تا کہ حجت پوری ہو:

اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰٓى اَنۡ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰى ﴿۱۹﴾ (نازعات: ۱۷،۱۸،۱۹)

ترجمہ: ''(اور کہا) جاؤ فرعون کے پاس، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ۔ پھر اُس سے کہیے! کیا تجھے رغبت ہے اس بات کی، کہ تو پاک ہو ۔ اور تیری رہنمائی کروں تیرے رب کی طرف، کہ تو ڈرے''۔

● ظالم اور دشمن سے بھی دعوت دینے میں نرم لہجہ اختیار کیا جائے گا:

فَقُوۡلَا لَهٗ قَوۡلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوۡ يَخۡشٰى ﴿۴۴﴾ (طٰہٰ: ۴۴)

ترجمہ: ''اور تم دونوں کرنا اس سے بات نرمی سے، شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے''۔

● دعوت غرباء کو بھی دی جائے گی کسی کے کہنے سے غرباء کو دور نہیں کیا جائے گا۔ ہر ایک کو اپنا حساب دینا ہوگا:

وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ ؕ مَا عَلَيۡكَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ وَّمَا مِنۡ حِسَابِكَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَتَطۡرُدَهُمۡ فَتَكُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۲﴾ (سورہ انعام: ۵۲)

ترجمہ: ''اور نہ دور کریں، ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام، وہ چاہتے ہیں اُس کی خوشنودی، نہیں ہے آپ پر اُن

کے حساب میں سے کچھ بھی اور نہ آپ کے حساب میں سے اُن پر کچھ بھی، کہ آپ دور کریں اُن کو (اگر ایسا کیا) تو آپ ہو جائیں گے ظالموں میں سے''۔

● مزوروں سے بے توجہی نہیں کی جائے گی:

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنۡ جَآءَهُ الۡاَعۡمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾ اَوۡ يَذَّكَّرُ فَتَنۡفَعَهُ الذِّكۡرٰى ﴿۴﴾ (سورہ عبس: ۱۔۴)

ترجمہ: ''پیشانی پر شکن آئی اور منہ پھیر لیا۔ اس لئے کہ آیا اُن (رسول) کے پاس ایک نابینا۔ اور کیا معلوم آپ کو شاید کہ وہ پاک ہو جاتا۔ یا وہ نصیحت حاصل کرتا (سنتا) تو اسکو نفع دیتی (آپ کی) نصیحت''۔

● داعی کو ظالموں سے ظاہری خوف بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کے اسباب اختیار کئے جائیں گے:

وَلَهُمۡ عَلَىَّ ذَنۡۢبٌ فَاَخَافُ اَنۡ يَّقۡتُلُوۡنِ ﴿۱۴﴾ (سورہ الشعراء: ۱۴)

''اور ان کا میرے اوپر ایک گناہ ہے، لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دے گا''۔

● اللہ تعالیٰ داعی کے ساتھ ہوتا ہے اور مدد ضرور ہوتی ہے:

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذۡهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمۡ مُّسۡتَمِعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ (سورہ شعراء ۱۵)

''ارشاد ہوا! ہرگز ایسا نہیں ہوگا! اچھا لے جاؤ تم دونوں ہماری نشانیاں، یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب کچھ سنتے رہیں گے''

● جہاد میں اللہ تعالیٰ نے کہا تم نے نہیں قتل کیا بلکہ ہم نے قتل کیا ہے:

فَلَمۡ تَقۡتُلُوۡهُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمۡ ۪ وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ

رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ (سورہ انفال:۱۷)

ترجمہ: ''پس نہیں قتل کیا تم نے اُن کو اور لیکن اللہ نے انہیں قتل کیا اور نہیں پھینکی تھی آپ نے (مٹھی بھر خاک) جب پھینکی تھی آپ نے اور لیکن (نہیں بلکہ) اللہ نے پھینکی تھی (اور یہ اس لئے تھا) تاکہ گزار دے اللہ مومنوں کو اپنی طرف سے ایک بہترین آزمائش سے، یقیناً اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے''۔

● اسی طرح ہدایت کا معاملہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے:

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾

(سورہ فاطر:۸)

ترجمہ: ''کیا وہ شخص کہ جو مزین کردیا گیا ہو اس کے لئے اس کا برا عمل اور سمجھ رہا ہو وہ اس کو اچھا (برابر ہو سکتے ہیں) پس بیشک اللہ گمراہی میں ڈال دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے، پس (اے نبیؐ)! نہ گھلے آپ کی جان ان کی خاطر حسرت وغم میں، بلاشبہ اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو وہ کرتے ہیں''۔

● دعوت کے بدلے داعی مخاطب سے کسی شئے کا طالب نہیں ہوگا:

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ (سورہ ہود:۲۹)

ترجمہ: ''اور اے میری قوم! نہیں مانگتا میں تم سے اس (خدمت) پر مال و دولت نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ کے ذمہ اور نہیں ہوں میں دھتکارنے والا اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے، بیشک وہ ملنے والے ہیں اپنے رب سے اور لیکن میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ ایسے لوگ ہو تم، کہ جہالت کرتے ہو''۔

❁❁❁

داعی کی صفات قرآنی پس منظر میں

● **اللہ تعالیٰ نے داعی الی اللہ حضرت ابراھیمؑ کی صفت بتائی کہ وہ بہت بردبار تھے:**

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ (سورہ توبہ:۱۱۴)

ترجمہ: ''بیشک ابراہیمؑ بڑے نرم دل (آہ وزاری کرنے والے) حلیم (بردبار) تھے''۔

● **اللہ تعالیٰ نے کہا ابراہیم بڑے بردبار اور دعا میں تضرع کرنے والے تھے:**

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ (سورہ ھود:۷۵)

ترجمہ: ''بلا شبہ ابراہیمؑ بڑے تحمل والے نرم دل اور ہم سے لَو لگانے والے تھے''

● **داعی حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو معافی دے دی جوانہوں نے ان کے ساتھ قاتلانہ ظلم کیا تھا:**

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ (سورہ یوسف:۹۲)

ترجمہ: ''(یوسفؑ نے) کہا! کوئی گرفت نہیں تم پر آج، معاف کرے اللہ تمہیں اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے''

یہی بات رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ پر کہی تھی لاتثریب علیکم الیوم

(تاریخ الاسلام، اکبر شاہ نجیب آبادی ۱۸۵)

آپ ﷺ نے طائف والوں کو بھی اسی طرح معاف کیا تھا۔

● **رسول کریم ﷺ مسلسل دعوت دیتے ہیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مخاطب کے ایمان نہ لانے پر آپ اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالیں۔**

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ (سورہ کہف:۶)

ترجمہ: ''تو شاید (اے نبیؐ) آپ ہلاک کردینا چاہتے ہیں اپنے آپ کو ان کے پیچھے، اگر نہ وہ ایمان لائیں اس (قرآن) پر مارے غم کے''۔

● **داعی صادق وامانت دار ہوتا ہے:**

اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت ابراہیم بڑے سچے نبی تھے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ڛ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ (سورہ مریم:۴۱)

ترجمہ: ''اور ذکر کیجئے اس کتاب میں ابراہیمؑ کا، بیشک وہ تھا بہت سچا نبی''

● **اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت اسمٰعیلؑ وعدہ کے بڑے سچے تھے:**

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ (سورہ مریم ۵۴)

ترجمہ: ''اور ذکر کیجئے اس کتاب میں اسماعیلؑ کا، بیشک وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا وہ رسول نبیؐ''

● **اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس کو فرمایا وہ بہت سچے نبی تھے:**

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾

ترجمہ: ''اور ذکر کیجئے کتاب میں ادریسؑ کا، بیشک وہ تھا نہایت

سچا نبی'' (سورہ مریم ۵۶)

● **داعی قوم کے انکار کے باوجود مایوس نہیں ہوتا بلکہ دعا کرتا رہتا ہے:**

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝۴۷ (سورہ مریم ۴۷)

ترجمہ: '' (ابراہیمؑ نے) کہا! سلام ہو آپ پر میں ضرور مغفرت طلب کروں گا آپ کے لئے اپنے رب سے، بیشک وہ ہے مجھ پر بہت ہی مہربان''۔

● **داعی سے صرف رشتے داری کامیابی کا سبب نہیں بنتی:**

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۴۵ (سورہ ہود: ۴۵)

ترجمہ: ''اور پکارا نوحؑ نے اپنے رب کو اور عرض کیا! اے میرے رب! میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے''۔

● **داعی دعا کر کے نکلتا ہے:**

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝۲۷ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝۲۸

(سورہ طٰہٰ: ۲۷، ۲۸)

ترجمہ: ''اور کھول دے گرہ میری زبان کی، تا کہ وہ سمجھ سکے میری بات''

● **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت۔ یعنی داعی کو تکلیف برداشت کرنے کا حوصلہ رکھنا چاہیئے:**

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝۴۸ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝۴۹ (سورہ القلم: ۴۸-۴۹)

ترجمہ: '' تو صبر کیجئے اپنے رب کے حکم کے لئے اور نہ ہوں آپ مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح، جب اس نے پکارا تھا (اللہ کو) اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔ اگر نہ سہارا دیا ہوتا انہیں ان کے رب کی نعمت نے، تو وہ ضرور پھینک دیا جاتا چٹیل میدان میں اور وہ بدحال (مذموم) ہوتا''۔

● **داعی کو ہی کامیابی ملتی ہے:**

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹ (آل عمران: ۱۳۹)

ترجمہ: ''اور نہ تم ہمت ہارو اور نہ تم غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے، اگر ہو تم مومن''۔

● **داعی کی صفت یہ ہے کہ وہ امانت دار اور وعدہ کا پکا ہوتا ہے:**

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸

(سورہ المومنون: ۸)

ترجمہ: ''اور (فلاح پا گئے) وہ جو، اپنی امانتوں کا اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھنے والے ہیں''

● **داعی کی صفت یہ بھی ہے کہ لوگوں کے درمیان عدل کا معاملہ کرتا ہے:**

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝۵۸

ترجمہ: ''بیشک اللہ حکم دیتا ہے کہ تم ادا کرو امانتیں اُن کے اہل کو اور جب تم فیصلہ کرو انسانوں کے درمیان تو فیصلہ کرو عدل کے ساتھ،

بیشک اللہ بہت ہی اچھی نصیحت کرتا ہے تم کو، بیشک اللہ ہے خوب سننے والا خوب دیکھنے والا''۔ (سورہ النساء:۵۸)

●**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا یعنی داعی کی مدد کا وعدہ ہے:**

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ (سورہ مائدہ:۶۷)

ترجمہ: ''اور اللہ آپ کی حفاظت کرے گا لوگوں سے''

●**داعی کی صفت یہ بھی ہے کہ وہ یتیم کے مال کی حفاظت کرتا ہے اور عہد کو پورا کرتا ہے:**

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل:۳۴)

ترجمہ: ''اور مت تم قریب جاؤ یتیم کے مال کے، مگر اس طریقہ سے کہ جو بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے اپنی جوانی کو اور تم پورا کرو عہد کو، بیشک عہد کے بارے میں ہوگی باز پُرس''

●**داعی اپنی دعوت پر اجرت کا طلب گار نہیں ہوتا:**

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورہ انعام:۹۰)

ترجمہ: ''کہہ دیجئے! نہیں مانگتا تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر، نہیں ہے یہ، مگر نصیحت جہان والوں کے لئے''۔

●**داعی اپنی ہر شئ کو دعوت کے لئے اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا جذبہ رکھتا ہے:**

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ

الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (سورہ انعام:۱۶۲، ۱۶۳)

ترجمہ: ''کہہ دیجئے! یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت (سب) اللہ رب العالمین کے لئے ہے نہیں کوئی شریک اس کا اور اسی کا، میں حکم دیا گیا ہوں اور میں ہوں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار)۔

●**کسی پر احسان جتا کر اپنے اعمال ضائع نہیں کرنا چاہئے:**

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ: ''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ باطل کرو تم اپنے صدقات، احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر، اس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے اور نہیں وہ ایمان لاتا اللہ پر اور یوم آخرت پر، تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان ہو اُس پر تھوڑی سی مٹی ہو، پھر برسے اس پر زور کی بارش، پھر چھوڑ جائے اُسے بالکل صاف چٹان، نہیں قدرت رکھیں گے ایسے لوگ کسی چیز پر، اس میں سے جو انہوں نے کمایا اور اللہ نہیں ہدایت دیتا کافر قوم کو'' (سورہ بقرہ:۲۶۴)

●**اللہ کو راضی کرنے کے لئے دعوت ہونی چاہئے اس لئے اگر کوئی قربانی چاہے جتنی قیمتی**

دے لیکن اللہ کے پاس تو اس کے دل کی کیفیت کا اعتبار ہوتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۷﴾ (سورہ الحج:۳۷)

ترجمہ: ''ہرگز نہیں پہنچتے اللہ کو اُن کے گوشت اور نہ اُن کے خون اور لیکن پہنچتا ہے اُسے تقویٰ تمہارا، اس طرح مسخر کیا ہے انہیں، تمہارے لئے، تاکہ تم بڑائی بیان کرو اللہ کی اور پر، جو ہدایت بخشی ہے اس نے تمہیں اور بشارت دے نیکی کرنے والوں کو۔

● جو کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾ (سورہ العنکبوت:۶۹)

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جنہوں نے جہاد (یا مجاہدہ) کیا ہمارے لئے، تو ہم ضرور دکھائیں گے انہیں اپنے راستے اور یقیناً اللہ ساتھ ہے نیکی کرنے والوں کو''۔

● دین کی دعوت اور اس عمل کو خالص اللہ کے ہی لئے ہونا چاہئے:

اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ (سورہ زمر:۳)

ترجمہ: ''جان لو! اللہ ہی کے لئے ہے بندگی خالص''

دعوت پر عوام کا ردِّ عمل

جتنے بھی نبی آئے سب کا مذاق اڑایا گیا اور اکثر نے انکار کیا جس کا تذکرہ درج ذیل ہے:

ا۔ کوئی پیغمبر اجنبی نہیں تھا۔ سب انہیں کی قوم یا برادری سے ہوتے ہیں۔

۲۔ سب کا پیغام ایک۔ یعنی توحید کی دعوت ہوتی تھی۔

۳۔ سب نے حق کے انکار پر نتائج بتایا۔

۴۔ سب کے ساتھ رئیسوں نے بدسلوکی کی۔

۵۔ اعلان رسالت کی ہنسی اڑائی گئی اور رسولوں کی باتوں کو حماقت کہا۔ ان کو اور ان کے ساتھیوں کو تکلیفیں فیں۔ دعوت کو روکنے کے لئے پوری قوت خرچ کی۔

۶۔ پیغمروں نے جواب میں کہا اگر دعوت قبول نہیں کرتے ہو تم تو ہماری موجودگی برداشت کرو اور فیصلہ نتیجہ پر چھوڑ دو۔

۷۔ داعی۔ وعظ کرتے رہتے لیکن لوگ کہتے کہ انہیں بستی سے نکال دو یا سنگسار کردو یہ ایسے نہیں مانیں گے۔

۸۔ جنہوں نے دعوت حق کا انکار کیا وہ ہلاک ہوئے جیسا کہ درج ذیل آیات میں ذکر کیا گیا ہے۔

● رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو داعیوں کا بھی مذاق اڑایا جائے گا:

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ (سورہ انعام:۱۰)

ترجمہ: ''اور یقیناً مذاق اڑایا گیا بہت سے رسولوں کا، آپ سے پہلے، پھر مسلط ہو کر رہی، اُن لوگوں پر جنہوں نے مذاق اُڑایا تھا اُن میں سے، اس (عذاب) نے، کہ جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

● رسولوں کو جھٹلایا گیا جس پر انہوں نے صبر کیا:

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾

''ترجمہ: ''اور بیشک جھٹلائے گئے کئی رسول آپ سے پہلے، تو

انہوں نے صبر کیا اس پر، جو وہ جھٹلائے گئے اور ایذا دئے گئے، یہاں تک کہ آ گئی اُن کے پاس ہماری مدد اور نہیں کوئی تبدیلی کرنے والا اللہ کے کلمات کو اور یقیناً آ چکی ہیں آپ کے پاس کچھ خبریں رسولوں کی۔ (سورہ انعام: ۳۴)

● مخاطب اپنے آپ کو بہت چالاک بتاتا ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ (سورہ بقرہ: ۱۳)

ترجمہ: ''اور جب کہا جاتا ہے اُن سے، کہ تم ایمان لاؤ جیسے ایمان لائے لوگ (تو) وہ کہتے ہیں، کیا ہم ایمان لائیں جیسے ایمان لائے بیوقوف، خبردار! بلاشبہ وہی ہیں بیوقوف، لیکن نہیں وہ جانتے''

● رسول اللہ کی دعوت کو روکنے کے لئے شور مچاتے تھے یعنی داعی کی بات سننے سے انکار:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ (سورہ حٰم السجدہ: ۲۶)

ترجمہ: ''اور کہا! اُن لوگوں نے! جنہوں نے کفر کیا، نہ تم سنو اس (قرآن کو اور شور (خلل) مچاؤ اس میں (پڑھنے کے وقت) شاید کہ تم غالب آ جاؤ''۔

● لوگوں کو دیکھ کر اپنے گھروں میں مذاق کے انداز میں تبصرے ہوتے ہیں:

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ (سورہ المطففین: ۳۰، ۳۱)

ترجمہ: ''اور جب وہ گزرتے تھے ان (مسلمانوں) کے پاس

سے (تو) آپس میں آنکھوں سے اشارے کیا کرتے تھے۔ اور جب وہ لوٹتے تھے اپنے گھر والوں کی طرف (تو) لوٹا کرتے تھے (تو مسلمانوں پر) ہنسی کرتے ہوئے''۔

● نوحؑ کی قوم کے بڑے لوگوں نے گمراہی کا الزام لگایا:

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

ترجمہ: ''کہا! سرداروں نے اُس کی قوم میں سے، بیشک ہم تو تجھے دیکھتے ہیں کھلی گمراہی میں'' (سورہ الاعراف: ۶۰)

● رسول اللہ ﷺ سے پہلے کے نبیوں کا بھی مذاق اڑایا گیا تو ہمارا بھی اڑایا جائے گا:

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ (سورہ الزخرف: ۶، ۷)

ترجمہ: ''اور کتنے ہی بھیجے ہم نے نبی، پہلے لوگوں میں۔ اور نہیں آتا تھا ان کے پاس کوئی نبی، مگر وہ اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے''

● داعی کو دھمکیاں بھی ملتی ہیں جیسے فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو دیں:

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ (الاعراف: ۱۲۷)

ترجمہ: ''اور کہا! سرداروں نے قوم فرعون کے، کیا تو چھوڑ دے گا موسیٰؑ اور اس کی قوم کو، تاکہ وہ فساد کرے زمین میں اور چھوڑ دے تجھے اور تیرے معبودوں کو؟ (فرعون نے) کہا! عنقریب ہم قتل کر دیں گے اُن کے بیٹوں کو اور زندہ رہنے دیں گے ان کی عورتوں کو

اور یقیناً ہم ان پر غالب ہیں''۔

● حضرت ھودؑ کو ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا ہم تم کو بے وقوف اور جھوٹا سمجھتے ہیں یعنی داعی کو بھی اس طرح کہا جا سکتا ہے:

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ (سورہ الاعراف:٦٦)

ترجمہ: ''کہا! کچھ سرداروں نے جو کافر تھے اس کی قوم میں سے، بلا شبہ ہم تجھے دیکھتے ہیں بیوقوفی میں اور یقیناً ہم تم کو سمجھتے ہیں جھوٹوں میں سے''

❀❀❀

داعی کی قیامت تک نصرت کا وعدہ

داعی کی مدد و نصرت کا وعدہ قیامت تک کے لئے ہے جس کا تذکرہ درج ذیل ہے:

● **ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ مدد کا وعدہ کرتا ہے:**

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ (سورہ روم:۴۷)

ترجمہ ''اور ہے ہم پر حق، مدد کرنا مومنوں کی''

● **ایمان والوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ دفع کرتے ہیں:**

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ (سورہ الحج:۳۸)

ترجمہ: ''بیشک اللہ مدافعت کرے گا اُن لوگوں کی طرف سے، جو ایمان لائے ہیں، یقیناً اللہ نہیں پسند کرتا کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو''

● **ایمان والوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ سرپرستی کرتے ہیں:**

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾ (سورہ بقرہ:۲۵۷)

ترجمہ: ''اللہ دوست ہے اُن لوگوں کا جو ایمان لائے، وہ ان کو نکالتا ہے اندھیروں سے روشنی کی طرف اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُن کے دوست ہیں طاغوت (شیاطین)، وہ نکال لے جاتے

ہیں اُن کو روشنی سے اندھیروں کی طرف، یہی لوگ دوزخ والے
ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے''

●سیدھے راستے پر اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جماتے ہیں:

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

ترجمہ:''اور بیشک اللہ ہدایت دینے والا ہے اُن لوگوں کو جو ایمان
لائے سیدھے راستے کی طرف''(سورہ الحج:۵۴)

● کافروں کے لئے اللہ تعالیٰ راستے کو محدود کر دیتا ہے:

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾

ترجمہ:''اور ہرگز نہیں رکھا ہے اللہ نے کافروں کے لئے
مومنوں پر (غالب آنے کی کوئی راہ''(سورہ نساء:۱۴۱)

●ایمان والوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ خلافت دیں گے خوف کو امن میں بدلیں گے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا
يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾(سورہ نور:۵۵)

ترجمہ:''وعدہ فرمایا ہے اللہ نے، ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم
میں سے اور انہوں نے عمل کئے نیک، کہ وہ انہیں ضرور خلافت عطا
کرے گا، زمین میں، جس طرح کہ اس نے خلافت دی تھی، ان
لوگوں کو، جو ان سے پہلے تھے اور ضرور مضبوط کر دے گا، ان کے

لئے ان کا دین، وہ جو اس نے پسند کیا، ان کے لئے اور ضرور بدل
دے گا، ان کی حالتِ خوف کو امن سے، پس وہ میری عبادت
کرتے رہیں اور نہ شریک ٹھہرائیں میرے ساتھ کسی کو اور جو کفر
کرے گا اس کے بعد، تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں''۔

●اگر بستی والے ایمان لے آئیں تو برکت کے دروازے کھول دئے جائیں گے:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا
فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾(سورہ الاعراف:۹۶)

ترجمہ:''اور اگر کہیں بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار
کرتے تو کھول دیتے ہم ان پر برکتیں آسمان اور زمین کی، لیکن
انہوں نے جھٹلایا، تو ہم نے انہیں پکڑ لیا، بسبب اُن کے جو وہ
کماتے رہے''۔

●عزت حقیقی تو رسول کے لئے اور مؤمنوں کے لئے ہے:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾(منافقون:۸)

ترجمہ:''اور اللہ ہی کے لئے ہے عزت اور اس کے رسول کے لئے
اور مومنوں کے لئے اور لیکن منافق نہیں جانتے''

●ایمان کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ اچھی زندگی دینے کا وعدہ کرتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾(نحل آیت ۹۷)

ترجمہ: ''جو کوئی کرے گا نیک عمل خواہ مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو، تو ہم ضرور زندگی بسر کرائیں گے ان کو (دنیا میں) پاکیزہ زندگی اور بدلے میں دیں گے ہم انہیں ان کا اجر زیادہ بہتر ان (اعمال) سے، جو تھے وہ عمل کرتے''۔

●ایمان والوں کو اصلی کامیابی ملتی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ (سورہ المومنون:۱)

ترجمہ: ''یقیناً فلاح پا گئے مومن''

●دین حق ہی غالب آئے گا چاہے مشرکوں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۳۳ (سورہ التوبہ:۳۳)

ترجمہ: ''وہ (ذات) جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتھ اور دینِ حق کے ساتھ، تا کہ غالب کرے اس کو تمام ادیان پر اور اگر چہ کتنا ہی ناگوار ہو مشرکوں کو''

دوسری جگہ آیت میں بھی یہی فرمایا گیا ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ (سورہ صف:۹)

ترجمہ: ''وہی تو ہے، جس نے بھیجا ہے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ، تا کہ وہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر اور اگر چہ ناگوار ہو مشرکوں کو''۔

●رسول کریم ﷺ سے کہا جا رہا ہے ہمت نہ ہارو غم نہ کرو تم ہی کامیاب ہو گے:

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹ (سورہ آل عمران:۱۳۹)

ترجمہ: ''اور نہ تم ہمت ہارو اور نہ تم غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے، اگر ہو تم مومن''

●رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ چھوٹی ٹکڑیاں بڑی جماعت پر غالب آ گئی اللہ کے حکم سے اور اللہ تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے:

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۲۴۹ (سورہ بقرہ:۲۴۹)

ترجمہ: ''کہ بارہا جماعت تھوڑی سی غالب آئی ہے، بڑی جماعت پر، اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے''

●۱۰۰ ایمان والے ۲۰۰ پر بھاری ہوتے ہیں اور ۱۰۰۰ ایمان والے ۲۰۰۰ پر بھاری ہوتے ہیں:

فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۶۶ (سورہ انفال:۶۶)

ترجمہ: ''لہٰذا اگر ہوں گے تم میں سے سو (۱۰۰) صبر کرنے والے، تو وہ غالب آ جائیں گے دوسو (۲۰۰) پر اور اگر ہوں تم میں سے ہزار (۱۰۰۰) تو وہ غالب آئیں گے دو ہزار (۲۰۰۰) پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے''

●اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں جس کی چاہتے ہیں:

وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۱۳ (سورہ آل عمران:۱۳)

ترجمہ: ''اور اللہ قوت دیتا ہے اپنی نُصرت کے ساتھ، جس کو چاہتا ہے، بیشک اس میں عبرت ہے، اہل بصیرت کے لئے''

●**ایمان والوں سے امن کا وعدہ ہے:**

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ (سورہ انعام:۸۲)

ترجمہ: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہیں انہوں نے خلط ملط کیا اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ، یہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لئے امن اور وہی ہدایت یافتہ ہیں''

●**ایمان والوں کے لئے بڑے فضل کا وعدہ ہے:**

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾

(سورہ احزاب ۴۷)

ترجمہ: ''اور خوشخبری دے دیجئے! مومنوں کو! اس بات کی کہ، بیشک ان کے لئے اللہ کی طرف سے ہے فضل بہت بڑا''

❁❁❁

اللہ تعالیٰ کی مدد کو حاصل کرنے کے اسباب

●**اللہ جب چاہتے ہیں دشمن کو ایک منٹ میں ہدایت دے دیتے ہیں یہ نصرت ہوتی ہے داعی کی:**

وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢١﴾
رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ
أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ
لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿١٢٣﴾ لَأُقَطِّعَنَّ
أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ
مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ
عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ (سورہ الاعراف:۱۲۰۔۱۲۶)

ترجمہ: ''اور گرا دئے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے۔(انہوں نے) کہا! ہم ایمان لائے رب العالمین پر۔(اور) رب پر موسیٰؑ اور ہارونؑ کے۔کہا! فرعون نے کیا تم ایمان لے آئے ہو اس پر، پہلے اس سے کہ میں اجازت دوں تم کو؟ یقیناً یہ سازش ہے جو تم لوگوں نے تیار کر رکھی تھی شہر میں، تاکہ تم نکال دو اس (شہر) سے، اس کے رہنے والوں کو، سو عنقریب تم جان لوگے۔ضرور کٹوا دوں گا میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں، مخالف سمتوں سے، پھر میں ضرور سولی پر چڑھاؤں گا تم سب کو۔انہوں نے کہا یقینا ہم

اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اورنہیں تو سزا دے رہا ہے ہمیں، مگر اس بات کی کہ ہم ایمان لائے اپنے رب کی آیات پر، جب وہ آئیں ہمارے پاس، اے ہمارے رب! تو دہانے کھول دے ہم پر صبر کے اور ہمیں فوت کر اس حال میں کہ ہم مسلم (فرماں بردار) ہوں۔

ایک ہزار فرشتوں سے مدد

● لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ﴿٨﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿٩﴾

(سورہ انفال آیت نمبر ۸،۹)

ترجمہ: تا کہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے، خواہ ناگوار ہو مجرموں کو۔ جب تم فریاد کر رہے تھے اپنے رب سے، تو اس نے تمہاری فریاد سُن لی (اور فرمایا) بیشک میں مدد دوں گا تمہیں ایک ہزار فرشتوں سے، جو ایک دوسرے کے پیچھے لگاتار آتے جائیں گے۔

دشمن کے دلوں میں رعب کا پیدا کرنا

●اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾

ترجمہ: (یاد کرو) جب وحی کر رہا تھا آپ کا رب فرشتوں کی طرف، کہ بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں، لہٰذا تم ثابت قدم رکھو اہل ایمان کو، عنقریب میں ڈال دوں گا ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے کفر کیا رعب، سو مارو اُن کی گردنوں پر اور تم چوٹ لگاؤ اُن کی ہر ہر پور (جوڑ) پر۔ یہ اس لئے کہ بلاشبہ! انہوں نے مخالفت کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور جو کوئی مخالفت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی، تو یقیناً اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ یہ ہے (سزا) پھر چکھو اس کا مزا اور بیشک کافروں کے لئے عذاب ہے، آگ کا۔ (سورہ انفال آیت نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴)

مومن کے لئے سربلندی

●وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۳۹)

ترجمہ: اور نہ تم ہمت ہارو اور نہ تم غم کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے، اگر ہو تم مومن۔

●اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ

ترجمہ: اگر تم کو پہنچے کوئی زخم، تو یقیناً پہنچ چکا ہے اُن لوگوں کو بھی زخم ایسا ہی (بدر میں)۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۴۰)

اللہ کا وعدہ

●وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ

بَعۡدِ مَاۤ اَرٰىكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۵۲)

ترجمہ: اور یقیناً سچ کر دکھایا تم سے اللہ نے اپنا وعدہ، جب تم انہیں کاٹتے تھے اُس کے حکم سے، یہاں تک کہ جب تم پست ہمت ہو گئے اور تم نے باہم جھگڑا کیا حکم (رسول) میں اور تم نے نافرمانی کی اُس کے بعد اس نے تم کو دکھایا وہ جسے تم پسند کرتے تھے۔

اللہ عالم الغیب ہے

●اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۶۵﴾ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۶۵)

ترجمہ: کیا (نہیں ہوا کہ) جب پہنچی تم کو (احد کے دن) مصیبت، حالانکہ تم پہنچا چکے تھے (بدر کے دن) اس سے دوگنی، تو تم نے کہا! کہاں سے آئی یہ؟ کہہ دیجئے! یہ (مصیبت) تمہاری ہی طرف سے ہے، بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

گمان کے خلاف مدد

●سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ دِيَارِهِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕ مَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مَّانِعَتُهُمۡ حُصُوۡنُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ حَيۡثُ لَمۡ يَحۡتَسِبُوۡا ۚ وَقَذَفَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ يُخۡرِبُوۡنَ

بُيُوۡتَهُمۡ بِاَيۡدِيۡهِمۡ وَاَيۡدِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ فَاعۡتَبِرُوۡا يٰۤاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۲﴾ (سورہ حشر آیت نمبر ۱،۲)

ترجمہ: تسبیح کرتی ہے اللہ کے لئے، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ زبردست، خوب حکمت والا ہے۔ وہ ہی ہے جس نے نکالا ان کو جنہوں نے کفر کیا، اہل کتاب میں سے، ان کے گھروں سے پہلی جلاوطنی کے بعد، نہیں تم نے گمان کیا تھا کبھی بھی یہ کہ وہ نکلیں گے اور انہوں نے سمجھا تھا کہ بیشک وہ انہیں بچا لیں گے قلعے، ان کے لئے اللہ (کے عذاب) سے، پھر آیا ان کے پاس اللہ کا عذاب جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اس نے ڈال دیا ان کے دلوں میں رعب، وہ اجاڑتے تھے اپنے گھروں کو، اپنے ہاتھوں سے، اور مومنوں کے ہاتھوں سے بھی، تو تم عبرت پکڑو۔ اے آنکھیں رکھنے والو!۔

سزا اللہ کی طرف سے ہوتی ہے

●ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ۚ وَمَنۡ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۴﴾ (سورہ حشر آیت نمبر ۴)

ترجمہ: ''یہ اس لئے کہ بیشک انہوں نے مخالفت کی اللہ اور اس کے رسول کی اور جو کوئی مخالفت کرے اللہ کی، تو بلاشبہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

آندھی کے ذریعہ ایمان والوں کی مدد

●يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ

جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ
تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۹ اِذْ جَآءُوْكُمْ
مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ
وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۱۰
هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۱۱

ترجمہ: اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کا احسان، جو اس نے تم پر کیا، جب چڑھ آئے تھے تم پر لشکر، تو بھیجی ہم نے ان پر آندھی اور (بھیجے) ایسے لشکر جو تم نہ دیکھ سکتے تھے، اور اللہ ان سب اعمال کو جو تم کررہے تھے دیکھ رہا تھا۔ جب وہ چڑھ آئے تھے تم پر تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے سے اور جب پتھرا گئی تھیں آنکھیں اور آ گئے تھے کلیجے منہوں کو اور گمان کرنے لگے تھے تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان۔ وہاں آزمائے گئے مومن اور ہلا دئے گئے، سخت ہلانے کی طرح''۔ (سورہ الاحزاب آیت نمبر ۹، ۱۰، ۱۱)

اللہ کے علاوہ کوئی مدد نہیں کرسکتا

●قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ
سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۱۷ (سورہ الاحزاب آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: کہہ دیجئے! کون ہے وہ جو بچائے گا تمہیں اللہ سے، اگر وہ ارادہ کرے تمہارے ساتھ برائی کا یا وہ ارادہ کرے تمہارے ساتھ مہربانی کا اور نہیں وہ پائیں گے اپنے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔

غصہ دلانا اللہ کے حکم سے ہوتا ہے

●وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ
وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا
عَزِيْزًا ۲۵ (سورہ الاحزاب آیت نمبر ۲۵)

ترجمہ: اور لوٹا دیا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا، غصہ میں بھرا ہوا، نہ حاصل کر سکے وہ کوئی فائدہ اور کافی ہو گیا (بچا لیا) اللہ مومنوں کو لڑائی سے اور ہے اللہ بڑی قوت والا، نہایت غالب''۔

کامیابی اللہ دلاتا ہے

●اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۱ (سورہ فتح آیت نمبر ۱)

ترجمہ: (اے نبیؐ) بلاشبہ ہم نے فتح دی آپ کو کھلی فتح۔

مدد دینے والا اللہ ہے

●وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ
صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۸۰ وَقُلْ
جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۸۱

ترجمہ: اور کہئے اے میرے رب! مجھے داخل کر صدق کے ساتھ اور نکال مجھے سچائی کے ساتھ اور تو بنا دے میرے لئے اپنی طرف سے غلبہ مدد دینے والا۔ اور کہہ دیجئے! کہ آ گیا حق اور مٹ گیا باطل، یقیناً باطل تو ہے ہی مٹنے والا۔ (سورہ بنی اسرائیل ۸۰، ۸۱)

حنین کے دن اللہ کی مدد

●لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ (سورہ التوبہ ۲۵)

ترجمہ: یقیناً مدد کر چکا ہے تمہاری اللہ بہت سی جگہوں میں، اور حنین کے دن بھی، جبکہ تمہیں خوش فہمی تھی اپنی کثرتِ تعداد پر، تو نہ وہ کام آئی تمہارے کچھ بھی اور تنگ ہو گئی تم پر زمین باوجود اپنی وسعت کے، پھر تم لوٹے پیٹھ پھیرتے ہوئے۔

اللہ نے سکون کے ذریعہ مدد کی

●ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ (سورہ التوبہ ۲۶)

ترجمہ: پھر نازل فرمائی اللہ نے اپنی سکینت، اپنے رسول پر اور مومنوں پر اور اس نے نازل کئے ایسے لشکر کہ نہیں تم نے انہیں دیکھا اور عذاب دیا اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اور یہی بدلہ ہے کافروں کا۔

اللہ پر بھروسہ ہو

●يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ (سورہ التوبہ ۳۸)

ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، کیا ہوا تمہیں، جب کہا جاتا ہے تم سے کہ کوچ کرو اللہ کی راہ میں، تو بوجھل ہو جاتے (یعنی چمٹ جاتے) ہو تم زمین سے، کیا تم نے پسند کرلیا ہے دنیاوی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں؟ چنانچہ نہیں ہے فائدہ دنیاوی زندگی کا آخرت کے مقابلے میں مگر بہت تھوڑا۔

جہاد کا حکم

●اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ (سورہ التوبہ ۴۱)

ترجمہ: نکلو خواہ تم ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے (ساتھ) اللہ کی راہ میں۔ یہ بہت بہتر ہے تمہارے لئے اگر ہو تم علم رکھتے۔

اللہ اپنے راستے میں قربانی دینے والے کی مدد کرتا ہے

●لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ (سورہ التوبہ ۴۲)

ترجمہ: اگر ہوتا مال آسانی سے حاصل ہونے والا اور سفر درمیانہ، تو

وہ ضرور آپ کی پیروی کرتے اور لیکن دور دکھائی دیا اُن کو سفر مشقت بھرا اور عنقریب وہ قسمیں کھائیں گے اللہ کی ، (اور کہیں گے) اگر ہم استطاعت رکھتے تو ہم ضرور نکلتے تمہارے ساتھ، وہ ہلاک کر رہے ہیں اپنی جانوں کو اور اللہ جانتا ہے کہ بلا شبہ وہ جھوٹے ہیں''۔

❁❁❁

اسلام میں زبردستی نہیں

●رسول اللہ ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ کو داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا اس لئے کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتے:

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ (سورہ الغاشیہ:۲۲)

●رسول اللہ ﷺ سے کہا جارہا ہے کہ آپ کے ذمہ تو بات کا پہنچا دینا:

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ﴿٤٨﴾ (سورہ شوریٰ:۴۸)

ترجمہ: ''پھر اگر وہ منہ موڑیں، تو نہیں ہم نے بھیجا آپ کو اُن پر کوئی نگراں، نہیں ہے آپ کے ذمہ مگر پہنچا دینا ہی اور بیشک ہم جب چکھاتے ہیں انسان کو اپنی طرف سے رحمت، تو وہ خوش ہوتا ہے اس پر اور اگر پہنچتی ہے ان کو کوئی تکلیف اس کے اپنے کرتوتوں کے نتیجے میں، تو ایسی حالت میں انسان ناشکرا بن جاتا ہے''۔

●دین میں زبردستی نہیں:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥٦﴾ (سورہ بقرہ ۲۵۶)

ترجمہ: ''نہیں کوئی زبردستی دین میں، بیشک واضح ہو چکی ہے ہدایت گمراہی سے، سو جو شخص کفر (انکار) کرے طاغوت (شیاطین) کا اور وہ ایمان لائے اللہ کے ساتھ، تو یقیناً اس نے تھام لیا کڑا (سہارا) مضبوط، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے''۔

● رسول کے ذمہ صرف بات کا پہنچا دینا ہے:

اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ (سورہ مائدہ:۹۲)

ترجمہ: ''ہمارے رسول پر تو صرف (احکام) پہنچا دینا ہے واضح طور پر''۔

● جو شخص حق کو مانے گا وہ اپنے ہی لئے مانے گا اور جو انکار کرے گا وہ اپنے ہی لئے انکار کرے گا:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ (سورہ کہف:۲۹)

ترجمہ: ''اور کہہ دیجئے! کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، سو جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ یقیناً ہم نے تیار کر رکھی ہے ظالموں کے لئے ایسی آگ، کہ گھیرا ہوا ہے ان کو ان کی قناتوں (لپٹوں) نے اور اگر پانی مانگیں گے تو پلایا جائے گا اُن کو ایسا پانی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا، وہ بھون ڈالے گا (ان کے) چہرے، بہت ہی برا ہے وہ مشروب

(پینا) اور بُری ہے وہ آرام گاہ''۔

● جو ہدایت کو اختیار کرے گا وہ اپنے ہی لئے اختیار کرے گا جو گمراہی اپنائے گا وہ اپنے ہی لئے گمراہی اختیار کرے گا:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ (سورہ یونس:۱۰۸)

ترجمہ: ''کہہ دیجئے! اے انسانو! یقیناً آ گیا ہے تمہارے پاس حق، تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے ہدایت کو اپنایا تو یقیناً وہ ہدایت کو اپنائے گا اپنے ہی نفس کے لئے اور جس نے گمراہی اختیار کی تو بیشک اس کی گمراہی کا وبال بھی اُسی پر ہے۔ اور نہیں ہوں میں تم پر کوئی وکیل (نگراں)''

● اگر کوئی نہیں مانتا تو اس کے اختیار ہے جو راستہ چاہے اپنائے:

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾ (سورہ کافرون:۶)

ترجمہ: ''تمہارے لئے تمہارا دین (یعنی تم کو تمہارا بدلہ) اور میرے لئے میرا دین (یعنی مجھ کو میرا بدلہ ملے گا)''

● اگر کوئی اچھا راستہ اپنائے گا تو اپنے ہی لئے اپنائے گا اور برا راستہ اپنائے گا تو اپنا ہی برا کرے گا:

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا (سورہ بنی اسرائیل:۷)

ترجمہ: ''اگر نیکی کرو گے (تو) نیکی کرو گے اپنے نفسوں کے لئے اور اگر برائی کرو گے تو (وہ بھی) انہیں کے لئے ہوگی''

● جو کشش اچھی کرے گا اپنے ہی لئے کرے گا اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے:

وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ⑥ (سورہ العنکبوت:٦)

ترجمہ: ''اور جو کوئی جہاد کرے، تو بس وہ جہاد کرتا ہے اپنے ہی ذات کے لئے، بیشک اللہ بے نیاز ہے، تمام جہان والوں سے''۔

● رسول کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے:

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ⑨⑨ (سورہ المائدہ:٩٩)

ترجمہ: ''نہیں ہے رسول پر مگر (پیغام) پہنچا دینا اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو''

● برائی کو اچھائی سے دفع کرنے پر دشمن بھی دوست بن جاتا ہے:

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ㉞ (سورہ حم السجدہ:٣٤)

ترجمہ: ''دفع کیجئے (برائی کو ایسے طریقہ سے جو بہتر ہو، پھر تم دیکھو گے کہ وہی شخص جس کے درمیان تمہاری عداوت تھی، گویا کہ وہ جگری دوست ہو گیا ہے''

● جو لوگ مقابلہ نہیں کرتے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے انہیں کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ دی جائے:

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ⑧ (سورہ ممتحنہ:٨)

دعوت کا قرآنی اسلوب اور اللہ تعالیٰ کی نصرت

ترجمہ: ''نہیں منع کرتا تم کو اللہ ان لوگوں کے بارے میں، جنہوں نے نہیں جنگ کی تم سے دین کے معاملہ میں اور نہیں نکالا تم کو تمہارے گھروں سے، اس بات سے کہ تم ان سے اچھا سلوک کرو اور انصاف کا برتاؤ کرو ان کے ساتھ، بیشک اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو''

● حضرت اسمٰعیل کے صبر کی مثال اور اللہ کی اتباع:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ١٠٢

ترجمہ: ''چنانچہ جب وہ پہنچ گیا اس کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو تو (ابراہیمؑ نے) کہا! اے بیٹے بیشک میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ میں ذبح کر رہا ہوں تمہیں، اب تو سوچ کیا ہے تیری رائے، (اس بیٹے اسماعیل نے) کہا! ابا جان کر ڈالیے وہ کام جس کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے، ضرور پائیں گے آپ مجھے انشاء اللہ صابروں میں سے'' (سورہ صافات:١٠٢)

ہدایت کا کام افضل ہے

غزوۂ خیبر میں آپ ﷺ نے جب حضرت علیؓ کو جھنڈا عنایت فرمایا تو ان سے فرمایا، اے علی! نرمی کے ساتھ جاؤ جب ان کافروں کے میدان میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو بتاؤ کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق ہیں؟ خدا کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ سے اللہ ایک شخص کو بھی ہدایت

دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔(البخاری حدیث نمبر ۳۸۸۸) باب غزوۃ خیبر)

●فرعون کی بیوی کی استقامت:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾

’’اور پیش کرتا ہے اللہ ایک مثال، اہل ایمان کے بارے میں فرعون کی بیوی کی، جب اس نے کہا! کہ اے میرے رب! تو بنا دے میرے لئے اپنے پاس ایک گھر جنت میں اور تو نجات دے مجھے فرعون سے اور اسکے (بُرے) عملوں سے اور تو نجات دے مجھے ظالم قوم سے‘‘۔(سورتحریم:۱۱)

آپ ﷺ نے اپنی ساری زندگی میں سب سے زیادہ توجہ دعوت الی اللہ کی طرف دی آپ ﷺ نے اسی دعوت کو اپنا مشن بنایا، دعوت دین کے لئے سفر مناسب تھا تو سفر فرمایا، حضر موافق تھا تو حضر کو اختیار فرمایا، دعوت کے لئے ہجرت مناسب تھی تو ہجرت فرمائی دعوت کے لئے جہاد ضروری تھا تو جہاد کی تیاری فرمائی، دعوت کے لئے مختلف خاندانوں کی بے سہارا عورتوں سے نکاح کی ضرورت پڑی تو نکاح فرمایا اور یہ متعدد نکاح مختلف خاندانوں سے تعلقات کا ذریعہ بن گئے اور یہی تعلقات دعوت اسلام کے لئے زرخیز زمین ثابت ہوئے۔آپ ﷺ نے حکومت وسلطنت کو نشانہ نہیں بنایا بلکہ لوگوں کے قلوب کو نشانہ بنایا، لوگوں کے قلوب جب آپ ﷺ پر فدا ہو گئے تو حکومت و سلطنت خود بخود آپ کے ہاتھوں میں تھی۔

اس لئے ہم کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہو جائے اور دعوت کو اپنا مشغلہ بنالیں تو تمام

مسائل خود بہ خود حل ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد سرفاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
2017/7/30

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی ماخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کریمانہ اخلاق اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعداد ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدھ مت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل

۶۵۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۶۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل
۶۷۔زکوۃ اور مصارفِ زکوۃ
۶۸۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی
۶۹۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات، اسلامی جنتری اور اعمال
۷۰۔زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد
۷۱۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)
۷۲۔وفات سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو نصیحتیں
۷۳۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ
۷۴۔صحابہ کی سیرت (تاریخ کی روشنی میں)

عربی کتابیں

۷۵۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن و السنة
۷۶۔الإنسان فی ضوء القرآن و السنة
۷۷۔نبذة عن صفات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
۷۸۔غزوة حنين و الطائف فی ضوء القرآن و السنة
۷۹۔أسباب تحبط الأعمال و أهمية النية فی ضوء القرآن و السنة
۸۰۔الفتن الواقعة إلى قيام الساعة فی ضوء القرآن و السنة
۸۱۔النبی الخاتم من، متى، و أين
۸۲۔الهندوسية فرقها، عقائدها، منظماتها، آهدافها
۸۳۔أهمية الدعوة و التبليغ فی ضوء القرآن و السنة
۸۴۔ذكر سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم و المنع عن عبادة
الأوثان فی الكتب الهندوسيه
۸۵۔أهمية المرأة فی ضوء القرآن و السنة

انگریزی

۸۶۔قرآن (20X3016)
۸۷۔اسلام؟
۸۸۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ
۸۹۔اذان اے کالنگ فار ہیومینٹی
۹۰۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام
۹۱۔محمد دی لاسٹ پرفٹ انڈر دی شیڈ آف وید
۹۲۔ہندو ریلیجین اٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اٹس انسٹی ٹیوشن
۹۳۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۹۴۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۵۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)
۹۶۔دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
۹۷۔قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
۹۸۔یکساں سول کوڈ اور مہلاؤ کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۹۔مالک ومخلوق (محمد مصطفیٰ قادری)
۱۰۰۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)
۱۰۱۔مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنیؒ)

ہندی کتابیں

۱۰۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X8)
۱۰۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X16)
۱۰۴۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X32)
۱۰۵۔تفسیر فاروقی (جلد اول)
۱۰۶۔تفسیر فاروقی (جلد دوم)
۱۰۷۔تفسیر فاروقی (جلد سوم)
۱۰۸۔تفسیر فاروقی (جلد چہارم)
۱۰۹۔تفسیر فاروقی (جلد پنجم)
۱۱۰۔تفسیر فاروقی (جلد ششم)
۱۱۱۔تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)
۱۱۲۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)
۱۱۳۔اسلام دھرم کیا ہے؟
۱۱۴۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون
۱۱۵۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۱۱۶۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام
۱۱۷۔تفسیر سورۃ الفاتحہ
۱۱۸۔اسلام کیا ہے؟
۱۱۹۔کفر وشرک کی حقیقت
۱۲۰۔توحید کی حقیقت
۱۲۱۔لاالہ الا اللہ کی گواہی
۱۲۲۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟
۱۲۳۔پراکرتک ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواش
۱۲۴۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار
۱۲۵۔اسلامی شاشن اور شاشک اِیتہاسک دِرِشٹی سے
۱۲۶۔اسلام کی بنیادی معلومات

۱۲۷۔حضرت محمد ﷺ کی پرماڑت جیونی
۱۲۸۔رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی سنتیں
۱۲۹۔رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی
۱۳۰۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں
۱۳۱۔اللہ کے پیارے نبی ایک نظر میں
۱۳۲۔حضرت محمد ﷺ کی باتیں
۱۳۳۔اذان کیا ہے؟
۱۳۴۔آؤ نماز کی اور
۱۳۵۔روزہ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۶۔زکوٰۃ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۷۔عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۸۔حج اور عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۹۔اسلامی وراثت کی تقسیم ایک نظر میں
۱۴۰۔میراث کی تقسیم (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۴۱۔موبائل سے سمبندھت مسائل
۱۴۲۔بیوی شوہر کی ذمہ داریاں
۱۴۳۔اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے
۱۴۴۔صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد
۱۴۵۔جنت کے حالات اور جنتی
۱۴۶۔آپ کے سوالوں کا آسان حل
۱۴۷۔جھاڑ پھونک جادو ٹونا اور تعویز گنڈے
۱۴۸۔ہندی پترکارتا اور میڈیا لیکھن
۱۴۹۔غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار ایتہاسک درشٹی سے
۱۵۰۔غیر مسلموں سے سمبندھ اور دھارمک آزادی

زیر طبع کتابیں

۱۵۱۔دوسو معاشرتی مسائل
۱۵۲۔تفسیر فاروقی (جلد اول اردو)
۱۵۳۔تفسیر فاروقی (جلد دوم اردو)
۱۵۴۔تفسیر فاروقی (جلد سوم اردو)
۱۵۵۔تاریخ الاسلام
۱۵۶۔قصص الانبیاء
۱۵۷۔مجموعہ احادیث (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۸۔دعا کے آداب (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۹۔اسلام کے عدالتی فیصلے (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۰۔سیرت صحابہؓ
۱۶۱۔قربانی سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۲۔طہارت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۳۔علم سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۴۔ایمانیت، عقائد اور نذر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۵۔عیدین وجمع سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۶۔مدارس سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۷۔ہبہ وجہیز سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۸۔سود سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۹۔سفر اور صدقۂ فطر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۰۔طلاق وعدت اور نفقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۱۔نماز وجماعت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۲۔نکاح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۳۔زکوٰۃ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۴۔حج سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۵۔امامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۶۔قرأت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۷۔تجارت کی مختلف قسموں سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۸۔وصیت ومیراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۹۔اذان واقامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۰۔تربیت، رضاعت وعقیقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۱۔علامات قیامت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۱۸۲۔سجدۂ تلاوت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۳۔وقف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۴۔مسجد سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۵۔علم وعلماء سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۶۔تقلید واجتہاد کی شرعی حیثیت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۷۔سجدہ سہو سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۸۔بدعت کی نحوست سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔کرائے داری سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۰۔کاروبار میں شرکت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۱۔میراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۲۔سنت ونوافل سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۳۔اصلاح معاشرہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۴۔عورتوں کے مخصوص مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۵۔انسانی اعضا سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۶۔میت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۷۔رمضان روزہ اور تراویح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔اعتکاف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۹۔زمین سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۰۰۔رویتِ ہلال سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)

غیر مسلم بھائیوں کے مطالعہ کے لئے مفید کتابیں

(درج ذیل ترتیب کے مطابق مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی ہندی تصانیف)

۱۔ سرشٹی کا شرشٹا کون؟	25	۱۴۔ توحید کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	40
۲۔ مانو ایکتا اور شانتی سندیش	30	۱۵۔ جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۳۔ اذان کیا ہے؟	30	۱۶۔ جنت کے حالات اور جنتی (قرآن وسنت کی روشنی میں)	100
۴۔ پراکرتک نیم اور انسان کا پرمیشور سے سمبندھ	30	۱۷۔ اسلام دھرم کیا ہے؟ (قبول حق کے بعد اسلامی کورس)	250
۵۔ مانو کلیان سمبندھی اُپدیش	30	۱۸۔ پوِتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام	20
۶۔ اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60	۱۹۔ قرآن کا پیغام (پارہ عم ترجمہ اور تشریح)	180
۷۔ انتم سندیشٹا کہاں کب اور کون؟	150	۲۰۔ قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ)	130
۸۔ اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60	۲۱۔ تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر سات جلدوں میں)	4200
۹۔ جہاد اور آتنکواد میں انتر	30	۲۲۔ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک اور آپ کی سنتیں	80
۱۰۔ غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار (ایتہاسک درشٹی سے)	60	۲۳۔ رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ زندگی	35
۱۱۔ کفر اور شرک کی حقیقت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	90	۲۴۔ حضرت محمد ﷺ کی باتیں	50
۱۲۔ اسلام؟	10	۲۵۔ اسلامی وراثت کی تقسیم	30
۱۳۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی	20		

غیر مسلموں میں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے معاون کتابیں

۱۔ اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت	30	۱۴۔ تفسیر فاروقی (قرآن کی ہندی تفسیر ۷ جلدوں میں)	4200
۲۔ خالق کائنات اور ہمارا اس سے تعلق	30	۱۵۔ امت محمدیہ کی عزت کا معیار	30
۳۔ غیر مسلموں میں طریقہ دعوت اسلوب انبیاء کی روشنی میں	90	۱۶۔ اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات	20
۴۔ ہندو دھرم، فرقے، تنظیمیں اور اداروں کا تعارف	150	۱۷۔ تعدد ازدواج اور اسلام (مذہب عالم کی روشنی میں)	30
۵۔ آخری رسول کہاں، کب اور کون؟	150	۱۸۔ مسلمانوں کے فرقے اور اُن کے عقائد	75
۶۔ حضرت محمد ﷺ کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں	45	۱۹۔ اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ (تاریخ کے آئینہ میں)	30
۷۔ غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی (اعتراضات کے تناظر میں)	40	۲۰۔ بودھ دھرم اور اسلام	30
۸۔ اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر	50	۲۱۔ زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت (قرآن وسنت کی روشنی میں)	50
۹۔ قرآن میں انسان کا مقام اور اس کی اعلیٰ مقصد	30	۲۲۔ اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق	50
۱۰۔ قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ	30	۲۳۔ جہاد آتنکواد اور اسلام	180
۱۱۔ غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی	35	۲۴۔ اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے	60
۱۲۔ حضرت محمد ﷺ اور جزیہ عرب	45	۲۵۔ نبیوں کی دعوت وتبلیغ کے پانچ اہم صفات	400
۱۳۔ قرآن کا پیغام (قرآن کا آسان ہندی ترجمہ/ اردو ترجمہ)	300	۲۶۔ اسلامی راجیہ کی شاسن ویوستھا	60

نبیوں کی دعوت و تبلیغ

کے

پانچ اہم صفات

(کلمہ، اعمال، آخرت، اخلاص و دعوت سے متعلق منتخب آیات واحادیث)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت

اسلوب انبیاء کی روشنی میں

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند